انجمن اسلام مسلمانان ہند کا ایک معتمد تعلیمی ادارہ

انجمن اسلام میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد زندگی کے مختلف شعبوں میں نام پیدا کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے

انجمن اسلام کی تاریخی عمارت

سرکردہ عہدیداران درمیان میں صدر انجمن اسلام ڈاکٹر ظہیر قاضی ہیں جبکہ دائیں سے موئز میاں جی والا، غلام پیش امام، ایڈوکیٹ عباس ھٹاوکر، جی ایچ آر شیخ، مشتاق انتولے، محمد حسین پٹیل اور عقیل حفیظ

جاوید جمال الدین

میں 1857 کی ناکام بغاوت ہندوستان اور مغل سلطنت کے خاتمہ کے ساتھ ہندوستانی اور خصوصی طور پر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوئی تھی۔ اسی دور میں سید احمد خان نے، جو کہ سرسید کے نام سے معروف تھے، مسلمانوں کو انگریزی اور جدید ترین تعلیم سے روشناس کرانے کی مہم شروع کردی تھی، ٹھیک اسی دور میں ممبئی میں انجمن اسلام کی بنیاد 21 فروری 1874 کو مسلمانوں کے ترقی پسند اور قوم وملت کی ترقی وبہتری کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے گروپ نے رکھی۔ ان کی قیادت بامبے ہائی کورٹ کے پہلے ہندوستانی جج، جسٹس بدرالدین طیب جی کررہے تھے اور انہوں نے پہلی مرتبہ مشہور مجاہد آزادی لوکمانیہ تلک کو ضمانت دی تھی، طیب جی انڈین نیشنل کانگریس کے تیسرے صدر رہے ہیں۔ جسٹس بدرالدین طیب جی چاہتے تھے کہ مسلمان تعلیمی اور سماجی سطح پر ترقی یافتہ ہوجائیں۔ کیونکہ چند برس میں دوسرے فرقے کافی ترقی کرچکے تھے۔

انجمن اسلام کی بنیاد 138 سال پہلے ڈالی گئی

انجمن اسلام کی بنیاد ایک چھوٹے سے اسکول کے طور پر رکھی گئی اور گزشتہ 138 سال میں انجمن اسلام کے تحت 80 سے زائد اسکول، کالج اور پروفیشنل انسٹی ٹیوٹ ہیں۔ انجمن اسلام میں ابتدائی اسکولی تعلیم سے لے کر ہیوئیٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح کی تعلیم بھی شامل ہے۔ کالج آف انجینئرنگ، پالی ٹیکنک، یونانی میڈیکل کالج، کالج آف ایجوکیشن، کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز، کالج آف ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی، کالج آف ہوم سائنس، اسکول آف فارمیسی اور اسکول آف آرکیٹکٹ شامل ہیں۔ جسٹس بدرالدین طیب جی نے مسلمانوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کی غرض سے یہ منصوبہ بنایا تھا، دراصل ان کا مقصد تھا کہ اسلامی ثقافت اور تہذیب کو زندہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو جدید ترین اور انگریزی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے۔

ابتداء میں 21 ممبران اور 1487 روپے کا فنڈ تھا

انجمن اسلام کی شروعات 21 ممبران اور 1487 روپے کے فنڈ سے ہوئی، یہ رقم ان ممبران نے ہی لی گئی تھی۔ بدرالدین طیب جی کے برادر قمرالدین طیب جی انجمن اسلام کے صدر منتخب ہوئے۔ ناخدا محمد علی روگے نائب صدر اور منشی غلام [illegible]

جسٹس بدرالدین طیب جی، بامبے ہائی کورٹ کے پہلے مسلم اور ہندوستانی چیف جسٹس بننے کا اعزاز حاصل رہا

انجمن اسلام کے بانی جسٹس بدرالدین طیب جی 10 اکتوبر 1844 کو بمبئی میں پیدا ہوئے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد قانون کی تعلیم بھی حاصل کی۔ انڈین نیشنل کانگریس کی تشکیل کے بعد اس سے وابستہ ہوگئے اور تیسرے صدر منتخب ہوئے، ان کے والد ملا طیب علی بھائی میاں ایک سلیمانی بوہرہ تھے اور ان کا خاندان عرب سے ہجرت کرکے ہندوستان آیا تھا۔

انہوں نے اپنے آٹھ بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ بھیج دیا حالانکہ اس دور میں ہندوستانی مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ بدرالدین طیب جی نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور 1867 میں بیرسٹر بن گئے۔ بمبئی میں وہ پہلے ہندوستانی بیرسٹر تھے۔ 1895 میں علالت کے سبب انہوں نے بامبے ہائی کورٹ کی جج شپ لے لی اور مسلمانوں کے ساتھ ہندو اور پارسی فرقوں نے بھی اس تقرری کا خیر مقدم کیا تھا۔

جسٹس بدرالدین طیب جی کو 1902 میں کارگزار چیف جسٹس بنایا گیا یہ اہم بات ہے کہ انہیں ہمیشہ ایک غیر جانبدار اور انصاف پسند جج کہا جاتا رہا۔ وہ پہلے مسلم اور ہندوستانی چیف جسٹس بن گئے۔ مشہور مجاہد آزادی لوکمانیہ تلک کو انہوں نے ایک کمپنی غیر معاملہ میں ضمانت دی تھی حالانکہ اس سے قبل تین مرتبہ ان کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کردی گئی تھیں۔ جولائی 1871 سے وہ عوامی زندگی میں داخل ہوگئے۔ بدرالدین طیب جی بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر بھی رہے، اس دوران فیروز شاہ مہتا اور کاشی ناتھ تیلنگ بھی ممبر تھے۔ تینوں کو ہمیشہ ایک ساتھ دیکھا جاتا تھا، 1887 میں بدرالدین طیب جی کو انڈین نیشنل کانگریس کے بدراس سیشن میں صدر منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد وہ بامبے قانون ساز اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے اور 1895 میں خراب صحت کے سبب استعفیٰ دے دیا تھا۔

مسلمانوں کی بہتر تعلیم کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے اور معاشرے میں ان کو ایک اعلیٰ مقام دلانے کے مقصد سے انہوں نے 1874 میں اپنے بھائی قمرالدین طیب جی اور دیگر مسلم ہستیوں کے ہمراہ انجمن اسلام، بمبئی کی بنیاد ڈالی۔ ان کا کہنا تھا کہ ''مسلمانوں کے عام مسائل دوسروں کے جیسے ہیں لیکن تعلیمی میدان میں وہ دوسروں سے کافی پسماندہ ہیں، اس لئے ان کے اس پچھڑے پن کو دور کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔''

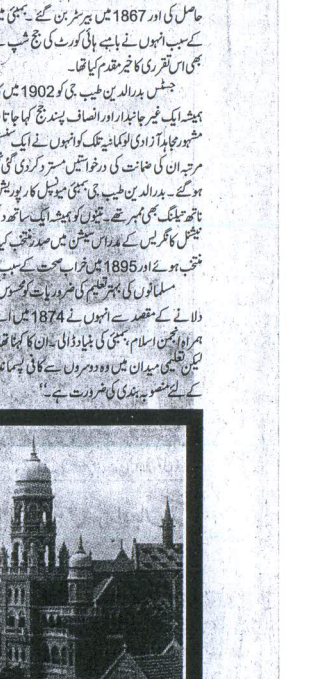

میں 1857 کی ناکام بغاوت ہندوستان اور مغل سلطنت کے خاتمہ کے ساتھ ہندوستانی اور خصوصی طور پر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوئی تھی۔ اسی دور میں سید احمد خان نے، جو کہ سرسید کے نام سے معروف تھے، مسلمانوں کو انگریزی اور جدید ترین تعلیم سے روشناس کرانے کی مہم شروع کردی تھی، ٹھیک اسی دور میں ممبئی میں انجمن اسلام کی بنیاد 21 فروری 1874 کو مسلمانوں کے ترقی پسند اور قوم وملت کی ترقی وبہتری کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے گروپ نے رکھی۔ ان کی قیادت بامبے ہائی کورٹ کے پہلے ہندوستانی جج، جسٹس بدرالدین طیب جی کررہے تھے اور انہوں نے پہلی مرتبہ مشہور مجاہد آزادی لوکمانیہ تلک کو ضمانت دی تھی، طیب جی انڈین نیشنل کانگریس کے تیسرے صدر رہے ہیں۔ جسٹس بدرالدین طیب جی چاہتے تھے کہ مسلمان تعلیمی اور سماجی سطح پر ترقی یافتہ ہوجائیں۔ کیونکہ چند برس میں دوسرے فرقے کافی ترقی کرچکے تھے۔

انجمن اسلام کی بنیاد 138 سال پہلے ڈالی گئی

انجمن اسلام کی بنیاد ایک چھوٹے سے اسکول کے طور پر رکھی گئی اور گزشتہ 138 سال میں انجمن اسلام کے تحت 80 سے زائد اسکول، کالج اور پروفیشنل انسٹی ٹیوٹ ہیں۔ انجمن اسلام میں ابتدائی اسکولی تعلیم سے لے کر ہیوئیٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح کی تعلیم بھی شامل ہے۔ کالج آف انجینئرنگ، پالی ٹیکنک، یونانی میڈیکل کالج، کالج آف ایجوکیشن، کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز، کالج آف ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی، کالج آف ہوم سائنس، اسکول آف فارمیسی اور اسکول آف آرکیٹکٹ شامل ہیں۔ جسٹس بدرالدین طیب جی نے مسلمانوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کی غرض سے یہ منصوبہ بنایا تھا، دراصل ان کا مقصد تھا کہ اسلامی ثقافت اور تہذیب کو زندہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو جدید ترین اور انگریزی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے۔

ابتداء میں 21 ممبران اور 1487 روپے کا فنڈ تھا

انجمن اسلام کی شروعات 21 ممبران اور 1487 روپے کے فنڈ سے ہوئی، یہ رقم ان ممبران نے ہی لی گئی تھی۔ بدرالدین طیب جی کے برادر قمرالدین طیب جی انجمن اسلام کے صدر منتخب ہوئے۔ ناخدا محمد علی روگے نائب صدر اور منشی غلام [illegible]

انڈسٹریل، کمرشیل اور زراعتی تعلیم کو متعارف کرایا، ادارے کے اسکولوں اور کالجوں میں ورزش ہر ایک طالب علم کے لئے لازمی قرار دی گئی اور لڑکیوں کی بہترین تعلیم کو ترجیح دی گئی تھی۔

لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی کوشش

انجمن اسلام نے ہمیشہ لڑکیوں کی تعلیم میں دلچسپی دکھائی اور 1935 میں شروع کیے جانے والے تیسرے مرحلے میں لڑکیوں کی تعلیم کو نمایاں کیا گیا۔ اس دور میں تعلیم کو مفت اور لازمی قرار دے دیا گیا تھا اور بمبئی میونسپل کارپوریشن کو اس کی ذمہ داری دی گئی، انجمن اسلام کے عہدیداروں نے اس موقعہ کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے سوہانی پردہ پرائمری گرلز اسکول کو بی ایم سی کے حوالے کردیا اور اس سے ہونے والے فائدے سے لڑکیوں کی سیکنڈری تعلیم کی شروعات کردی۔ انجمن نے سب سے پہلے جنوبی ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقے کھڑک محلہ علاقہ میں 1936 میں 32 طالبات کے لئے دو کلاس روم پر مشتمل ہائی اسکول شروع کیا تھا۔ جو کہ بمبئی ریاست کا پہلا غیر سرکاری اردو سیکنڈری اسکول تھا اور ایک دوسرا اسکول حکومت کے زیر نگرانی پونے میں چلایا جارہا تھا۔ بمبئی کے اس گرلز سیکنڈری اسکول کو 1938 میں وسطی بمبئی کے ''صابو باغ'' میں منتقل کردیا گیا۔ دوسال بعد 1940 میں گرلز سیکنڈری اردو اسکول ماہم میں کھولا گیا جس کی دو کلاسوں میں صرف دو لڑکیاں زیر تعلیم تھیں، لیکن

محمد گرلز یتیم خانہ ٹرسٹ (پونے)، محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوشن ٹرسٹ، ماتھیران ایجوکیشن ٹرسٹ اور انجمن اسلام چیئریٹیز کو انجمن اسلام کے تحت لے لیا گیا تاکہ ان اداروں کو بہتر انداز میں چلایا جاسکے۔

کئی دہائیوں کے بعد اعلیٰ تعلیم اور کلچر کی جانب انجمن اسلام نے قدم بڑھایا اور 1969 میں اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس کی بنیاد رکھی گئی اور یہاں سے کامرس اور اکنامکس کے روایتی ڈگری کورس کے ساتھ اب ایم کام، ایم ایس سی (آئی ٹی) اور پوسٹ گریجویٹ کورس دستیاب تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ پروفیشنل ڈگری کورس جیسے بی ایم ایس، بی ایم ایم، بی ایس سی (آئی ٹی) اور بی ایس سی (کمپیوٹر سائنس) بھی موجود ہے۔ جونیئر کالج، ڈگری کالج اور پروفیشنل کورس میں تین ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ انجمن اسلام نے ڈگری کالج ہوم سائنس برائے خواتین وسوا، ممبئی اور واشی نئی ممبئی میں کھول دیئے ہیں۔

انجمن اسلام اعلیٰ درجہ کا مسلم اقلیتی ادارہ بن گیا

گزشتہ ایک صدی کے عرصہ میں انجمن اسلام ایک اعلیٰ درجہ کا مسلم اقلیتی ادارہ بن چکا ہے اور ترقی اور توسیع کے مراحل تیزی سے طے کئے جارہے ہیں۔ فی الحال اس کے تحت ایک لاکھ 10 ہزار سے زائد طلباء کی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے جن کا تعلق ہر ایک فرقے سے ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ انجمن اسلام کا قیام 1874 میں عمل میں آیا اور 1874 اور 1889 کے درمیان انجمن اسلام کے صدر کے عہدے پر قمرالدین طیب جی فائز رہے۔ اس دوران میں جسٹس بدرالدین طیب جی اور ناخدا محمد حسین روگے اس کے روح رواں رہے۔

انجمن کے صدور میں اہم شخصیات شامل

انجمن اسلام کے روح رواں بدرالدین طیب جی کو بامبے ہائی کورٹ کے پہلے ہندوستانی جج ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس (آئی این سی) کے تیسرے صدر منتخب ہوئے تھے۔ انجمن اسلام کے دیگر صدور کی فہرست کافی طویل ہے، جو کہ ملک، قوم وملت کی عظیم شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ ان صدور میں سر کریم بھائی ابراہیم، بیرسٹر اکبر پیر بھائی، عبدالقادر حافظ کا، معین الدین حارث، بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے اور مرحوم ڈاکٹر اختی جمخانہ والا شامل ہیں جو کہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ عبدالقادر حافظ کا اور معین الدین حارث مجاہد آزادی بھی تھے اور حارث کا صحافت سے بھی گہرا تعلق رہا ان کا اخبار جمل نے جدوجہد آزادی میں اہم رول ادا کیا تھا۔

مرحوم ڈاکٹر اختی جمخانہ والا ریاستی وزیر رہ چکے ہیں۔ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ ریاست مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ اور مرکز میں وزیر بھی رہے ہیں۔

کے نرسری سے لیکر گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن تک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ پروفیشنل کالج، یونانی میڈیکل کالج، انجینئرنگ کالج، کیٹرنگ کالج، کالج آف بزنس مینجمنٹ، کالج آف ایجوکیشن، کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس اینڈ آئی ٹی، صابو صدیق پالی ٹیکنک، عبدالرزاق کالسکر پالی ٹیکنک، نئی پرائمری اور سیکنڈری اسکول، جونیئر کالج، یتیم خانے، پبلک اسکول، سہارا ایونیو، اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور دیگر اداروں میں ہزاروں افراد سرگرم ہیں۔ انجمن اسلام کے موجودہ صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی کی زیر صدارت انجمن اسلام میں انتہائی اہمیت کے حامل کئی نئے کالجوں کا اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان بھر میں پہلی بار اپنی طرز کا مسلم بائلنگوئل انسٹی ٹیوٹ حاجی عبدالرزاق کالسکر انگلش میڈیم کیمپس نیو بنڈیل میں شروع کیا گیا ہے۔ جس میں کالج آف انجینئرنگ، کالج آف فارمیسی اور کالج آف آرکیٹکچر اینڈ ٹاؤن پلاننگ ہوں گے۔ اسی کے ساتھ تین سو افراد کا ایک نیا ہوائز ہوسٹل اور انٹیگریٹیڈ ٹیکسٹائل ایڈمنسٹریٹیو بلڈنگ بھی شامل ہے اور حال میں اس میلکس کے کالج آف انجینئرنگ، کالج آف فارمیسی اور کالج آف آرکیٹکچر اینڈ ٹاؤن پلاننگ کے داخلے شروع ہوجائیں گے۔

پنویل میں جدید ترین تعلیم کیمپس

مذکورہ کیمپس ممبئی سے محض پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع نیو بنڈیل میں انجمن اسلام کا سکسر ٹیکنیکل کیمپس قائم کیا گیا جس کا مقصد طلباء کو ایسا ماحول اور سہولت فراہم کرانا ہے کہ وہ تبدیلی کے اس دور میں قومی اور عالمی سطح پر اپنی

طلباء کو ووکشنل اور ٹیکنیکل کورسیز پڑھائے جائیں۔ شولا پور میں اسمال 11 ایکڑ زمین خریدی گئی ہے جس پر ایک پالی ٹیکنک اور پولیس ٹریننگ اکیڈمی قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔

پروفیشنل کورسس پر خصوصی توجہ

انجمن اسلام انتظامیہ نے اپنی مسلسل کوششوں کے تحت اپنے ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں میں گزشتہ تعلیمی سال کے دوران 426 ڈائرکٹیوں کی منظوری حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ انجمن اسلام کو پہلی مرتبہ اتنی زائد نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ الاٹ منٹ ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز 60 محمد حاجی صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ 30 آئی ٹی، محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹیکنک 60 برائے مکینیکل انجینئرنگ، اے آر کالسکر پالی ٹیکنک 60 برائے مکینیکل انجینئرنگ شامل ہیں۔ مالی طور پر پسماندہ لیکن ہونہار بچوں کی فیس معاف کرانے کے منصوبے کے تحت ہر ایک شاخ میں کل ملا کر 36 سیٹوں کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ انجمن اسلام کے ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی 120 اور اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس (انفارمیشن ٹیکنالوجی) 60 سیٹیں ہیں۔ انجمن اسلام کے اپنے کئی ہوسٹل بھی ہیں، اس کے علاوہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یتیم خانے، بے سہارا خواتین کے لئے بازآبادکاری اور اسپتال کی سہولتیں بھی فراہم کی گئی ہیں۔ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یتیم خانے کی لڑکیوں کا رشتہ پروفیشنل ڈاکٹر اور انجینئر لڑکوں سے کروایا جاتا ہے۔

انجمن [illegible] وقت کے ساتھ